سے پاک ہوتے ہیں، اس کمپلکس کا اگلا منصوبہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم وتفاسیر شائع کرنا ہے جس میں اردو کے علاوہ، انگریزی، فرانسیسی، چینی، انڈونیشی، بنگالی، جرمنی، جاپانی اور ملائی زبانیں شامل ہیں۔

قرآن کمپلکس کا ایک بڑا کارنامہ آڈیو ٹیپس پر قرآن کی ریکارڈنگ ہے، چنانچہ ۳۰ کیسٹ پر مشتمل پہلا سیٹ شیخ علی الحفیفی کی آواز میں ریکارڈ کیا گیا ہے، شیخ علی مسجد نبوی کے ائمہ میں ایک ہیں۔ انھوں نے یہ کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ تقریباً ایک سال کی مدت میں انجام دیا ہے۔ یہ ریکارڈنگ مستند علماء و قراء کی موجودگی میں کی گئی ہے اور اس کی ایک لاکھ کاپیاں تیار کرا کے تقسیم کی جا چکی ہیں۔

(یہ رپورٹ میر ایوب علی خاں نے سعودی گزٹ کے لیے تیار کی تھی اس خبر کی تلخیص روزنامہ فیصل جدید ۱۵ ارمئی ۱۹۸۶ء دہلی سے نقل کی گئی ہے)

ہوسا زبان میں ترجمۂ قرآن

ایتھنز (یونان) ایران کے اسلامی خبر رساں ادارہ نے اطلاع دی ہے کہ ایک ہندوستانی عالم بشیر محی الدین نے مغربی افریقہ کی زبان "ہوسا" میں قرآن پاک کے ترجمہ وتفسیر کا پہلا حصہ مکمل کر لیا ہے۔ عربی روزنامہ "الاہرام" (قاہرہ) نے مزید اطلاع فراہم کی ہے کہ ہوسا زبان میں قرآن پاک کا یہ پہلا ترجمہ ہے، جامعہ قاہرہ میں 'ہوسا' زبان پڑھائی جاتی ہے۔ ترجمہ کے پہلے حصہ میں آٹھ پارے شامل ہیں۔

(روزنامہ مشرقی آواز۔ دہلی۔ ۱۷ ارفروری ۱۹۸۶ء)

قرآن مجید میں "فار" کا استعمال

مکہ مکرمہ سے نکلنے والے مجلہ "التضامن الاسلامی" کے مطابق ام القریٰ یونیورسٹی کے طالب علم عبد اللہ حمید غالب نے علوم عربیہ میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنے کے لیے یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر السید رزق الطویل کے زیر نگرانی "الفار ومواقفها فی القرآن الکریم" کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالہ لکھا ہے۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں "فار" آئی ہے، ان کے معنی کے اعتبار سے مقالہ نگار نے ان کو

جمع کیا ہے، یعنی کہاں فاء عاطفہ ہے، کس جگہ فاء سببیہ ہے، کس مقام پر فاء تعقیب کے لیے ہے۔ کس آیت میں استیناف کے لیے ہے اور کہاں فاء جزائیہ ہے یا تاکیدیہ ہے یا زائدہ ہے۔ صاحب مقالہ نے مختلف نوعیت کے "فاء" کا مطالعہ نحویین ومفسرین کی تحقیقات کی روشنی میں کیا ہے اور مختلف مقامات پر ان کے اختلاف رائے کو واضح کرتے ہوئے اپنے نقطۂ نظر سے ترجیحی قول کی نشاندہی بھی کی ہے۔

مقالہ کے شروع میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جس میں موضوع کی اہمیت اور وجہ انتخاب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تحقیقی مقالہ یقیناً کتابی صورت میں منظر عام پر آنے کے بعد طالبانِ علوم قرآن اور محققین علوم اسلامیہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔ (ماہنامہ ذکر و فکر، جنوری ۸۷ء)

قرآن کریم کی کتابت کے مختلف النوع طریقے

کتابت قرآن ایک مستقل فن ہے۔ اس کے مختلف طریقے ہیں، جن میں سب سے زیادہ مشہور کوفی و نستعلیق ہیں۔ اس کی اپنی ایک تاریخ ہے جسے اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار کے اعتبار سے سات حصوں (عہد نبویؐ، خلافت راشدہ، اموی، عباسی، فاطمی، عثمانی، غزنوی، سلجوقی، خلجی، تغلق و مغل) میں تقسیم کیا جاتا ہے، ہر دور کا اپنا ایک مخصوص طرز خطاطی رہا ہے۔ موجودہ دور میں بمبئی کے ایک مشہور خطاط نورالدین آزاد نے تمام معروف طرزہائے خطاطی کو قرآن مجید کے ایک نسخہ میں اپنانے کی کوشش کی ہے۔ بنیادی طور پر نورالدین آزاد کا کتابت کردہ نسخہ خط نستعلیق میں ہے۔ لیکن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ایک سو چودہ مختلف طرز میں لکھا گیا ہے۔ نورالدین آزاد کے زیر نگرانی محمد یوسف قاسمی کا کتابت کردہ نسخۂ قرآن ۱۸۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ نزول قرآن کی کمل مدت (۲۳ سال) کی رعایت سے ہر صفحہ میں ۲۳ سطریں رکھی گئی ہیں۔ اس کی ایک اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی ہر سطر "الف" سے شروع ہوتی ہے۔ نورالدین کے خیال میں حرف الف کو خاص اہمیت اس وجہ سے حاصل ہے کہ قرآن کریم کی پہلی و آخری نازل شدہ آیتیں الف سے شروع ہوتی ہیں۔ آیتوں کے لکھنے میں کتابتِ قرآن کے مختلف طریقوں کے اپنانے کے علاوہ نورالدین نے ہر صفحہ کی حاشیہ آرائی میں نیا انداز اختیار کیا ہے۔ نورالدین نے اپنے کتابت کردہ نسخہ قرآن کے